نگاہ اولین

جہاد اور دہشت گردی میں فرق

مدیر تحریر

انسانی تاریخ اس خطرناک دوراہے کی طرف سرعت سے سفر کر رہی ہے جہاں فکر انسانی ایک دوسرے سے متصادم ہے۔ اس نظریاتی تصادم میں ایک طرف تو مغرب کا ظاہراً دلفریب ہمہ گیریت کا تصور ہے، جس کے تحت مغربی استعمار، عالمی استحصالی سرمایہ داری اور ناروا مغربی جدیدیت ایک نئے لبادے میں تیسری دنیا کے ممالک پر حملہ آور ہے۔ دوسری طرف غلبہ اسلام کا ایک ابھرتا تصور ہے۔

ہمارے معاشرتی اور تمدنی جسم پر یہ گھاؤ بھی مغرب کا ہی لگایا ہوا ہے۔ یہ مغربی اندازِ فکر کے تسلط کا اثر تھا کہ پچھلی صدی کے اوائل میں ہمارے علمی، ملی اور سیاسی زعماء نے مغربی نظام فکر کے مرکزی تصور کو کلی طور پر اپنا لیا۔ اس نظریاتی تغیر نے ہمارا قومی مطمح نظر، روحانی ترقی کے بجائے مادی ترقی کو بنا دیا، جس کے تحت ہماری قوم کی توجہ انسان سازی کے اسلامی طریق کار سے ہٹ کر انسانیت سوزی کے مغربی طریق کار پر مرکوز ہو گئی۔

یہ مادہ پرستی ہی کا اثر تھا جس کے تحت انسان نے اللہ تعالیٰ کے روحانی پیغامات کو بھی قومی اور نسلی بنا کر رکھ دیا، تا کہ اس کی اجارہ داری قائم رہے۔ خوف الٰہی کے رخصت ہو جانے سے طمع و لالچ اس قدر بڑھ گئی کہ انسانوں نے انسانوں کا رزق چھین لیا۔ مادہ پرستانہ اندازِ فکر اس قدر فروغ پذیر ہوا کہ ہر طرف اللہ کی بے بس مخلوق پر ضرب و تشدد اور ظلم و ستم کی انتہا کر دی گئی اس اخلاقی انحطاط اور معاشی نفسانفسی میں عالم اسلام کا آفاقی پیغام دب کر رہ گیا۔ انسان کا اللہ کے ساتھ تعلق منقطع ہونے کے باعث اس کے اندر دلسوزی، دردمندی اور غمگساری کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے اور اخلاقی اقدار کی کوئی وقعت دلوں میں باقی نہ رہی۔

دراصل انسان کی بقا کا راز انسانیت کے احترام میں ہے، جب تک اس دنیا کے انسان اپنی توجہ اسلامی اصولوں کے مطابق احترام آدمیت کے درس پر مرکوز نہ کریں گے یہ دنیا بدستور درندوں کی بستی بنی رہے گی۔

اگر مسلمان اور ان کے حکمران اسلامی اقدار کے تحفظ اور اسلامی اصولوں کی پاسداری کے طریقے اپنائے ہوئے ہوتے اور اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران انہی پچاس سے زائد سالوں میں اسلام کی آفاقیت، احترام آدمیت اور ظلم کے خلاف جنگ کا علم اٹھائے ہوئے ہوتے تو آج ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کو دہشت گرد گردانے کی نوبت نہ آتی۔

آج مسلمانوں کی حالت زار کا یہ عالم ہے کہ تمام تر کثرت آبادی، اچھی دفاعی صلاحیت، اہم ترین جغرافیائی محل وقوع اور بہترین قدرتی وسائل کے باوجود فرمان رسول ﷺ کے مطابق ''وھن'' کے شکار ہیں، یعنی واضح طور پر '' حب الدنیا و کراهیة الموت '' کی نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہیں۔ جبھی تو مغرب کی غلامی کا پٹہ کٹر یل گردن اور کج کلاہ حکمرانوں اور مغربی استعمار کے پروردہ غلاموں کے گلے کا پھندا بنا ہوا ہے۔ ماڈرن نسل عیاشانہ زندگی اور مغرب کی مصنوعی جدیدیت اور ظاہری چمک دمک کے زلفوں کی اسیر بنی ہوئی ہے جو مرض ''وھن'' لاحق ہونے کا بڑا سبب ہے۔

اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ مغربی استعمار کی دغابازی بھی مسلم اور مجرب ہے۔ جو آج ان کے گماشتے ہیں، کچھ دیر سویر کے بعد پھندا انہیں کے گلے کا مقدر بن جاتا ہے۔ بہر حال اس وقت پورا عالم اسلام لرزاں و ترساں ہے، انسداد دہشت گردی کے نام پر شدید ترین ریاستی دہشت گردی کا شکار ہے۔ بے چہرہ اور موہوم دشمنی کے نام پر افغانستان اب لہولہان ہو چکا ہے۔ ''وہی قاتل وہی منصف'' کا عمل باقاعدہ دھرایا جارہا ہے۔ حقوق انسانی کے نام نہاد علمبردار حقوق انسانیت کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ مصیبت زدہ افغانستان میں ہتھیار ڈالنے والے یا پکڑے جانے والے قیدیوں کو جیلوں اور قلعوں میں اذیتیں دے دے کر مارا جارہا ہے۔ انتہائی کبر و نخوت سے جنیوا معاہدہ اور دیگر عالمی انسانی اصولوں کو بری طرح پامال کیا جارہا ہے مزار شریف کے قلعے میں رونما شدہ رونگٹے کھڑے کرنیوالے واقعات میں ٹینکوں اور میزائل حملوں کے علاوہ ہوائی بمباری ان مظلوم و مقہور قیدیوں کا مقدر بنی رہی سہی کسر پٹرول چھڑکا کر آگ لگا کے پوری کی گئی۔

وہ ملک جس میں بیس بائیس سالہ خونریزی کے دوران تباہ حال اور قحط زدہ انسانوں، کچے مکانات، خستہ سڑکوں اور گولیوں سے چھلنی عمارتوں کے سوا کچھ بچا نہیں، وہاں انسان پھر خون میں نہا رہا ہے، اور تاریخ کا یہ بدترین المیہ اس قوم کے ہاتھوں ظہور پذیر ہورہا ہے جو اپنے آپ کو مغربی تہذیب کا پیشوا اور انسانی تہذیب و اقدار کے تحفظ کا علمبردار سمجھتی ہے۔ حالانکہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان سے جہازوں کے ٹکرانے کا واقعہ شہادت دیتا ہے کہ دہشت گردوں کو جدید ترین ٹیکنالوجی پر غیر معمولی دسترس حاصل تھی اور اس منصوبہ بندی میں اعلیٰ پائے کی ذہنی اور فنی صلاحیت استعمال ہوئی تھی۔ انسانی تصورات سے ماوراء یہ کمال کسی مسلمان ملک کو سرکاری سطح پر دستیاب نہیں، کسی نجی تنظیم کو کیسے میسر آئی؟

اب تو یہ بھی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی کہ اس گھناؤنے جرم میں موساد اور دیگر یہودی تنظیمیں ملوث ہیں۔ اور ان بھیانک حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ پورا ڈرامہ رچایا گیا اور ''نزلہ بر عضو ضعیف گردد'' کے مصداق دنیا کے غریب ترین اور مفلوک الحال ملک افغانستان پر مختلف حیلوں اور بہانوں سے محض اس بنیاد پر کہ یہ ایک خالص اسلامی ملک ہے، حملہ کر کے تباہ و

برباد کر دیا اور شمالی اتحاد نامی گوریلا تنظیم جو کسی کونے میں چوہے کی طرح دبکی بیٹھی تھی' اب امریکہ کی چھتری تلے شیر بن کر پورے افغانستان پر قابض ہوگئی اور مار دھاڑ اور انتقامی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ اور انجام کار کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ''ہر ٹہنی پر الو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہوگا''۔ ساتھ ہی پاکستان کی مغربی سرحدیں بھی غیر محفوظ ہوگئی ہیں۔

جہاں تک دین اسلام کا تعلق ہے وہ تو انسانی نفوس کا احترام کرتا ہے' ان پر روا رکھے جانیوالے ظلم و زیادتیوں اور فسطائیت کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **انه من قتل نفساً بغير نفس اوفساد فى الارض فكا نما قتل الناس جميعاً و من ا حياها فكا نما احيا الناس جميعا** ﴾ ''بات یہ ہے کہ جو کوئی کسی نفس کو مار ڈالے حالانکہ اس نے نہ کسی کو قتل کیا اور نہ ہی زمین میں فساد پھیلایا ہو' تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔ اور اگر کوئی اس کی زندگی بچائے تو گویا اس نے سب لوگوں کو زندہ کیا۔'' (المائدہ ۳۲) اور انسانی حقوق و تہذیب کے محافظ اول رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں '' **لا يزال الرجل فى فسحة من دينه مالم يصب دماً حراماً**'' کہ آدمی اپنے دین میں کافی گنجائش میں رہتا ہے جب تک کہ خون ناحق کا مرتکب نہ ہو جائے''۔ انسان تو انسان' جانوروں کو بھی بے جا تکلیف دینے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ ایک عورت ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے جنت کی مستحق ٹھہری۔ جب کہ ایک پارسا عورت محض ایک بلی کو قید کر کے بھوکا رکھنے کے جرم میں جہنم رسید ہوئی۔ خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر فاروقؓ کا یہ فرمان تاریخ اسلام کا ایک عظیم سنہری باب ہے۔ ''اگر نیل کے کنارے پر ایک جانور بھی بھوکا مر جائے' تو میں ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔ ایسے میں **11** ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر وغیرہ میں واقع ہونے والی سفاکانہ کارروائی اسلامی اصولوں کی رو سے ناجائز اور غیر انسانی سلوک قرار پاتی ہے' جس میں ہزاروں بے گناہ جانیں ضائع ہوئیں۔ جس نے بھی یہ ناروا حرکت کی' وہ از روئے شریعت محمدی انتہائی قابل نفرین ہے' اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

اس کے ساتھ جوش انتقام میں اندھا دھند بغیر کسی تحقیق و ثبوت کے' کسی ملک پر محض طاقت کے بل بوتے پر ہلہ بول دینا اور لاکھوں بے گناہ انسانی جانوں کو آگ میں جھونک دینا کہاں کا انصاف ہے؟

آج دنیا کے بالا دست اقوام اپنے مزاج اور پسند کے خلاف وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہیں' اور اپنی طرف سے ڈھائے جانے والے ظلم و زیادتیوں اور ناانصافیوں کو حق بجانب سمجھتے ہوئے باقی دنیا کو ریوڑ کی طرح ہانکتے ہیں۔ یوں دہشت گردی کی صحیح تعریف ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ جو سراسر زیادتی' ناانصافی اور ظلم و بربریت

سے عبارت ہے۔ پھر حصول انصاف کی خاطر تنگ آمد بجنگ آمد کی نوبت کو پہنچے تو دہشت گردی ٹھہرے!! یاللعجب

یہ طرفہ تماشہ ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ پر تو پوری دنیا متفق ہے۔ مگر دہشت گردی کیا ہے؟ اس پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ کشمیر جہاں بھارت کی سات لاکھ فوج کشمیریوں کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے سرگرم ہے، وہاں کے مقامی عوام اس کی مزاحمت کرتے ہیں اور اس عمل میں بارود کا جواب بارود سے دینے کی کوشش کرتے ہیں، تو اسے دہشت گردی کہا جائے گا یا جدوجہد آزادی؟

اسی طرح جب فلسطینی پناہ گزین کیمپ یا بستی کا کوئی باشندہ اسرائیلی ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور میزائیل کی بمباری کا جواب دینے کے لئے اپنی جانوں پر کھیلتے ہوئے بموں کے ساتھ اسرائیلیوں میں گھس جاتا ہے تو دہشت گرد فلسطین ہی گردانا جاتا ہے۔

امریکہ کے دو شہروں میں دہشت گردی کے واقعات کے بعد اگر کسی کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑتی دکھائی دیتی ہے، تو وہ صرف بھارت اور اسرائیل ہیں۔ جو توقع رکھتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم کے نتیجے میں ان کی پریشانی بھی دور ہو جائے گی، فلسطینی اور کشمیری حریت پسندوں کو بھی اسی مہم کی لپیٹ میں لے لیا جائے گا۔ دہشت گردی اور حریت پسندی کے مابین خط امتیاز واضح طور پر نہ کھینچنے اور اس بارے میں جان بوجھ کر پیدا کئے جانے والے ابہام سے ظالم اقوام فائدہ اٹھا سکتی ہیں اور ان کا یہ عمل دہشت پسندی کو ختم کرنے کا نہیں بلکہ اسے بڑھانے کا موجب ہوگا۔

دین اسلام تو امن و آشتی کا درس دیتا ہے۔ کوئی جارحانہ پالیسی نہیں رکھتا۔ البتہ اپنے تحفظ کا پوری طرح حکم دیتا ہے۔ اس لئے اسلام میں تصور جہاد اور اس کے معانی و مفہوم کو دنیا پر واضح کرنا بھی ضروری ہے، اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آ رہی ہے کہ اہل مغرب، مسلمانوں پر دہشت گردی کی تہمت لگاتے ہوئے ایسے اعمال و افعال کو بھی نظر انداز کرتے ہیں جو مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہیں۔ یہاں تک کہ مغربی میڈیا نے قرآن حکیم کو بھی موجب دہشت گردی گردانتے ہوئے ہرزہ سرائی کی ہے۔ جس پر عالم اسلام تڑپ اُٹھا ہے اور سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ حفظہ اللہ نے سخت احتجاج کرتے ہوئے ان نازیبا کلمات کی مذمت کی ہے۔

جہاد کا حکم قرآن مجید میں ہے۔ اسکا معنی لغت میں وہ بھرپور مادی و معنوی کوشش ہے، جو کسی نیک مقصد کے لئے کی جائے۔ اور اصطلاح میں وہ محنت اور مساعی ہے، جو اللہ تعالی کی راہ میں اسلام کے دفاع کے لئے اور مسلم امت کی سالمیت کے لئے کی جائے۔ خواہ مال سے ہو، یا جان سے یا کسی اور طریقے سے ہو۔ یہی وہ جہاد ہے جس کی انجام دہی ایک اہم عبادت

ہے۔ اس میں ہر وہ کوشش شامل ہے، جو حق کی سربلندی اور مظلوموں کی حمایت کے لئے صرف کی جاتی ہے گویا جہاد ہر گز قتال برائے قتال کا نام نہیں بلکہ اس کا بنیادی مقصد استحکام ملت ہی ہے۔ یہ خواہ اپنے مال کو اسلام کی راہ میں خرچ کرنے سے ہو یا علمی اور عملی کاوشوں کے ذریعے سے ہو، جہاد ہی کہلاتا ہے۔

اس طرح جہاد اپنے مقصد، طریق کار اور نصب العین کے اعتبار سے محض اعلائے کلمۃ الحق اور تحفظ روایات اسلامی کے لئے ہوتا ہے۔ اور اسکے معین اصول، پابندیاں اور احکامات اس کو اندھادھند جنگ وجدال سے بالکل الگ کر دیتے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے مسلمانوں کی حمایت اور حفاظت نیز دین اسلام اور بلاد اسلامیہ کا دفاع اس وقت نہایت ضروری ہو جاتا ہے جب مسلمانوں کے خلاف جنگ تھوپ دی جائے۔ اس لئے شرعی رو سے علمائے اسلام نے تین ایسے حالات کا ذکر کیا ہے جن میں جہاد بالسیف لازم ہو جاتا ہے:

1- جب مسلمان کسی معین مقام پر دشمن کے خلاف صف آرا ہو جائیں تو جنگی حکمت عملی کی صورت کے علاوہ پیٹھ پھیر کر بھاگنا جائز نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ **یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار** ﴾ ''اے مومنو! جب تم کافروں سے آمنا سامنا کریں، تو پیٹھ پھیر کر بھاگ نہ جانا''

2- دشمن جب مسلم علاقے پر قابض ہو جائے تو ان کو نکال باہر کرنے کے لئے قتال کا راستہ اختیار کرنا واجب ہوگا۔

3- جب مسلم حکمران (اولوالامر) مسلمانوں کے مفاد کی خاطر جہاد کا اعلان عام کرے، تو سب پر جہاد فرض ہوگا۔ جیسا کہ قرآن مجید کا اعلان ہے ﴿ **یا ایھاالذین اٰمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثا قلتم الی الارض** ﴾ ''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جائے کہ ''اللہ کی راہ میں نکلو'' تو تم زمین کی طرف بوجھل ہو جاتے ہو''؟'

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے **''اذا استنفرتم فانفروا''** ''جب تمہیں جہاد کی طرف عام کوچ کا حکم دیا جائے تو تم نکلو''۔ بہر حال دوسری عبادات کی طرح جہاد کا بھی خالص لوجہ اللہ ہونا ضروری ہے۔

جس طرح معین اصول، پابندیاں اور احتیاطیں جہاد کو اندھادھند جنگ وجدال سے الگ کر دیتے ہیں، اسی طرح مجاز اتھارٹی کے پرچم تلے ہونا بھی ضروری ہے۔ یعنی اس کی قیادت مسلم حکمران کرتے ہوں تاکہ جنگ جیسے عمل کو افراتفری سے بچایا جا سکے اور بالکل تیاری سے لڑ سکیں۔ اور قتل وغارت گری کے ضمن میں پیدا ہونے والے نقصانات ومشکلات کی ذمہ داری

بھی اٹھا سکیں۔

بہر حال دھشت گردی اور جہاد فی سبیل اللہ کے درمیان خط امتیاز کھینچنے کی ضرورت محض بد نیتی کی وجہ سے محسوس نہیں کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ غیر سیکولر مسلمانوں کو بنیاد پرست کہ کر ۔۔۔ سون کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان و اصول پر عملدرآمد کئے بغیر کوئی بندہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اس نقطہ نظر سے ہر مسلمان بنیاد پرست ہوتا ہے، مگر دہشت گرد نہیں ہوسکتا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ دنیا میں حصول انصاف کے لئے یا ظلم و بربریت کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں کے محرکات کی تحقیق کے بجائے سب پر دہشت گردی کا لیبل چسپاں کر کے سرکوبی کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ فلسطین، کشمیر اور چیچنیا وغیرہ اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمانوں پر اٹھنے والے اکثر مصائب خود ان کے انفرادی اور اجتماعی گناہوں، بداعمالیوں اور غیر معتدلانہ جذبات کی وجہ سے " **شامت اعمال ما صورت نادر گرفت** " کی صورت میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔

مزید دکھ کی بات یہ ہے کہ اس پرآشوب دور میں بھی حکومت وطن عزیز میں دینی مدارس کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور وزارت داخلہ کے حوالے سے یہ منفی بیان بھی شائع ہو چکا ہے کہ ان قاعدہ پڑھے ہوئے جاہلوں کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور نہیں دی جاسکتی۔

جب کہ تاریخ برصغیر گواہ ہے کہ سینکڑوں مصلحین، اور سیاسی وسماجی زعماء انہی مدارس کے فیض یافتہ تھے۔ تحریک پاکستان سے لے کر استحکام وطن اور اس کے نظریاتی تحفظ کے علمبردار انہی مدارس سے اٹھتے رہے ہیں۔ انہی چٹائی نشینوں نے علم اور اخلاقی تربیت کا پیغام پیاسی انسانیت تک پہنچایا۔ آج بھی وطن عزیز میں شرح خواندگی میں اضافے کا کلیدی کردار یہی مدارس ادا کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلے میں جدید تعلیمی اداروں کے فیض یافتگان اور بیوروکریسی نے سوائے مراعات حاصل کرنے کے ملک میں خواندگی کے فروغ کے لئے کیا کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں؟

ویسے آجکل تعلیمی انحطاط کا عالم یہ ہے کہ صرف جبر ے ٹیڑھے کر کے، انگریزی میں جگالی کرنے کو لیاقت و ذہانت کی معراج سمجھا جاتا ہے۔

............☆☆☆............

بھارت نے 13 دسمبر کو اپنے پارلیمنٹ پر حملے کے ڈرامے کے بعد پاکستانی سرحدوں پر فوج کو صف آرا کر دیا ہے' اور پاکستان کے امن پسندانہ رویے اور کشیدگی کے خاتمے کی خواہش کو کمزوری سمجھ کر اپنے مطالبات میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور بھارتی حکمرانوں کے بیانات میں رعونت کا عنصر روز بروز بڑھ رہا ہے۔

یہ 11 ستمبر کے بعد امریکہ کے مقابلے میں ہماری مجبوری اور کمزور پالیسی کا نتیجہ ہے کہ بھارت نے بھی اپنے آپ کو امریکہ کی طرح طاقتور اور اسرائیل کی طرح من مانی کرنے میں آزاد سمجھ کر پاکستان سے مطالبہ کر دیا ہے کہ اس کے مطلوبہ افراد اور تنظیموں کے خلاف محض ان کے شک کی بنیاد پر سخت کارروائی کرے

ادھر بدقسمتی سے حکومت نے بھارتی مطالبے کو یکسر مسترد کرتے ہوئے جہاد اور دہشت گردی میں فرق کی وضاحت کے بجائے ثبوت کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ ادھر ملک میں پکڑ دھکڑ زوروں پر ہے یہ سب آئندہ کیا رنگ لائے گا؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔ بہر حال حالات کا تقاضا یہ ہے کہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے عوام کو ساتھ لے کر چلے' نہ کہ ماحول میں کشیدگی پیدا کی جائے۔

بھارت بڑا ملک ہے مگر امریکہ جیسا نہیں کہ مقابلہ نہ ہو سکے۔ مسلمانان پاکستان نے پہلے بھی بھارت کو ناکوں چنے چبوائے ہیں' ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے اندر اتفاق و یگانگت پیدا کی جائے' تاکہ پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح اپنے مکار دشمنوں کے مد مقابل پوری جرأت و خود اعتمادی سے کھڑی ہو جائے۔ انشاء اللہ کامل بھروسے' یقین محکم اور عمل پیہم کے ذریعے ہماری قوم دشمن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا سکے گی۔

لیکن اگر اس موقع پر معمولی سی کمزوری دکھائی تو عالم اسلام کے اندر بھی ہماری ساکھ متاثر ہو گی۔ واحد اسلامی ایٹمی پاور کا اعتزاز بھی ہم سے قابل فخر کارکردگی کا متقاضی ہے۔

اللہ تعالی ہمارا حامی و ناصر ہو اور پاکستان کو باوقار اسلامی قلعہ بنا کر پائندہ و تابندہ رکھے اور جہاں کہیں بھی مسلمان مقہور و مظلوم ہوں' انہیں فتح و نصرت عطا فرمائے آمین۔

اللهم انصر الاسلام والمسلمين' واخذل الشرك والمشركين' و دمر اعداء الدين' اللهم خالف بين كلمتهم و زلزل اقدامهم و شتت شملهم و مزق جمعهم و دمر ديارهم و انصرهم على عدوك و عدوهم . اللهم انا نجعلك فى نحورهم و نعوذ بك من شرورهم.

..........☆☆☆..........